بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ

۲۱ جمادی الثانی ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۸/۱۳ | ۲ صلح ۱۳۳۸ ہش ۲ جنوری ۱۹۵۹ء | نمبر ۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو باوجود علالت اور کمزوری طبع جلسہ سالانہ کے ایام میں غیر معمولی طور پر مصروف رہنا پڑا ہے۔ احباب خصوصیت سے دعا کریں۔ کہ یہ مصروفیت حضور کی صحت پر کسی طرح بھی اثر انداز نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے ۔ آمین

مغربی پاکستان میں نظم و نسق کی اصلاح اور تشکیل نو کیلئے کمیٹی قائم کر دی گئی

کمیٹی صوبے کے چیف سکرٹری کے علاوہ چار دیگر ممبران پر مشتمل ہے

لاہور یکم جنوری۔ نظم و نسق کو بہتر بنانے۔ اس کی کارکردگی کا معیار بلند کرنے۔ تاخیر ختم کرنے اور موجودہ عملہ کی خدمات سے مکمل استفادہ کے لئے حکومت مغربی پاکستان نے انتظامی تشکیل نو کی ایک کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے صدر مغربی پاکستان کے چیف سکرٹری سید فدا حسن سی ایس پی ہوں گے۔ کمیٹی کے دوسرے ارکان کے نام یہ ہیں۔ مسٹر ایم ڈبلیو۔ عباسی رکن ریونیو بورڈ مسٹر ایم ایم احمد فنانس سکرٹری مسٹر ایس عالمگیر سکرٹری محکمہ بحالیات۔ آبپاشی و نو آبادیات۔ اور مسٹر پی۔ اے۔ او برائن سیکشن آفیسر (او اینڈ ایم) مسٹر او برائن کمیٹی کے سکرٹری ہوں گے۔

کمیٹی حکومت مغربی پاکستان کے سکرٹریٹ اور اس سے ملحقہ محکموں کے تنظیمی ڈھانچے فرائض اور طریق کار کا جائزہ لے گی۔ اور ملکی معیشت کے تقاضوں کے مطابق کام کی اہمیت بڑھانے اور معاملات جلد نپٹانے کی سفارشات کرے گی۔ کمیٹی مرکزی اور صوبائی حکومت کے نظم و نسق (بالخصوص ترقیاتی کام کے سلسلہ میں) قریبی رابطہ قائم کرنے کے اقدامات تجویز کرے گی۔ یہ کمیٹی متذکرہ نوعیت کے مقاصد کے لئے مرکزی حکومت کی مقرر کردہ کمیٹی کی سفارشات کا جائزہ لے گی۔ انہیں عملی جامہ پہنائے گی اور ان میں ربط پیدا کرے گی۔ تاکہ سرکاری دفاتر کی تنظیم کے بارے میں ایک جیسی پالیسی اختیار کی جا سکے ۔

چودہ ترقیاتی منصوبوں کے لئے امریکہ سے مالی امداد کے سمجھوتے

فنی اور اقتصادی منصوبوں کی تکمیل کے نئے پروگرام کا اعلان

کراچی یکم جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پاکستان اور امریکہ کی حکومتوں نے کل چودہ ایسے سمجھوتوں پر دستخط کر دیئے ہیں۔ جن کے تحت امریکہ متعدد پروگراموں کی تکمیل کی غرض سے پاکستان کو فنی اور اقتصادی امداد مہیا کرے گا۔ ان میں پبلک ایڈمنسٹریشن۔ آبی وسائل ریلوے نرسنگ۔ شماریات۔ جنگلات فشریز سول ایڈمنسٹریشن اصلاح اراضی کے نئے ضروری مشینوں پانی کے استعمال کے متعلق سامان اور کالجوں کے اساتذہ اور طلباء کے باہم تبادلہ سے متعلق پروگرام شامل ہیں۔ کل ان سمجھوتوں پر حکومت پاکستان کے وزارت خزانہ کے سکرٹری اور امریکی آپریشن مشن کے ڈائرکٹر نے دستخط کئے ۔

اعلان نکاح صاحبزادہ میاں حامد احمد خان سلمہ

یہ خبر خوشی سے سنی جائیگی کہ نواب زادہ میاں محمد احمد خان صاحب کے صاحبزادہ میاں حامد احمد خان بی۔ اے کا نکاح شمیم ناظر صاحبہ بنت چوہدری خوشی محمد صاحب ناظر مرحوم (جو ریاست کشمیر میں بڑے عہدہ پر فائز تھے) کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ مہر پر مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۸ء کی شام کو مسجد مبارک ربوہ میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا۔ میاں حامد احمد خان حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے پوتے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے نواسہ ہیں۔ لڑکی کی طرف سے لڑکی کے بڑے بھائی چوہدری حبیب اللہ صاحب کی اجازت سے چوہدری نیاز احمد صاحب سابق سشن جج ریاست کشمیر نے ایجاب و قبول کیا۔ لڑکی جو گریجوایٹ ہے چند سال سے جماعت احمدیہ میں داخل ہو چکی ہے

ادارہ الفضل اس تقریب پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور خاندان کے دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دست بدعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ آمین

لاہور میں اسلحہ کے لائسنسوں کی تجدید

لاہور یکم جنوری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے اعلان کیا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۵۹ء سے اسلحہ کے لائسنسوں کی تجدید کے لئے فیس "نان جوڈیشل سٹیمپس" کے ذریعے وصول کی جائیں گی۔ یہ ٹکٹ گورنمنٹ ٹریژری یا عام اشٹام فروشوں سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ان پر "آرم لائسنس" کا لفظ لکھا ہو گا۔ اس طرح فیس جمع کرنے کا پہلا طریقہ کار ختم کر دیا گیا ہے جس میں فارموں پر ٹریژری آفیسر کے دستخط کرا کر فیس سٹیٹ بنک آف پاکستان میں جمع کرانا پڑتی تھی۔

مغربی طاقتوں نے روسی تجویز مسترد کر دی

لندن یکم جنوری۔ برطانیہ نے مغربی برلن میں ایک آزاد شہر قائم کرنے کی۔ روسی تجویز کو ناقابل قبول قرار دیتے ہوئے اسے مسترد کر دیا ہے۔

منگولیا کے لئے دس کروڑ روبل کا قرضہ

ہانگ کانگ یکم جنوری۔ کمیونسٹ چین کی حکومت نے اقتصادی امداد کے ایک معاہدے کے تحت منگولیا کو دس کروڑ روبل قرض دینے منظور کئے ہیں۔ یہ قرضہ طویل مدت میں بالاقساط واجب الادا ہو گا ۔

بھارت اور عراق کے درمیان سمجھوتہ

بغداد یکم جنوری۔ حال ہی میں بھارت اور عراق کے درمیان ایک تجارتی سمجھوتے پر دستخط ہوئے ہیں۔ معاہدے پر عراق کی طرف سے اقتصادی امور کے وزیر ڈاکٹر ابراہیم اور بھارت کی طرف سے بھارتی سفیر مسٹر اے۔ ایس چوپڑا نے دستخط کئے۔ معاہدہ کے تحت ہندوستان قریباً ۱۶ لاکھ پونڈ کی مالیت کی کھجوریں عراق سے درآمد کرے گا

ضروری اعلان

الفضل کے جملہ ایجنٹ اصحاب شرائط ایجنسی کی شرط نمبر ۱۰ کے ماتحت الفضل کے ان خریداروں کے نام اور مکمل پتے دفتر ہذا میں ارسال کریں۔ جن کو وہ روزانہ اخبار یا خطبہ نمبر مہیا کرتے ہیں۔ ایسے پتے ۲۰ جنوری تک ضرور دفتر ہذا میں پہونچ جانے چاہئیں ۔

(مینیجر الفضل)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲ جنوری ۱۹۵۹ء

امنِ عالم کی خواہش

صدر امریکہ مسٹر آئزن ہاور نے کرسمس کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ امریکہ تمام دیانتدارانہ تجاویز کا خیر مقدم کرے گا۔ جو اختلافات کو مٹانے کے لئے پیش کی جائیں۔ آپ نے کہا ہے کہ صرف عیسائیت ہی امن عالم کی علمبردار نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان یہی خواہش رکھتے ہیں۔

دنیا میں امن قائم کرنے کا خیال ایک لحاظ سے بالکل نیا خیال ہے گزشتہ دو عالمگیر جنگوں نے جو تباہی کا نمونہ پیش کیا ہے۔ اس سے آج بڑے سے بڑا اور چھوٹے سے چھوٹا انسان متاثر ہے اور چاہتا ہے۔ کہ کوئی ایسی بات ہو جائے کہ انسانوں کی باہمی آویزش ختم ہو جائے اور عام طور پر ساری دنیا میں امن ہو جائے یہ خیال اس وجہ سے اور بھی تقویت پکڑتا جا رہا ہے۔ کہ دوسری عالمگیر جنگ کے بعد خاصکر امریکہ اور روس نے ہلاکت کے سامان تیار کرنے کی دوڑ جاری کر رکھی ہے۔ اور ایسے ہلاکت کے سامان تیار کر لئے ہیں۔ کہ جن کا استعمال آئندہ کسی جنگ میں شائد تمام دنیا کی تباہی کا ہی باعث ہو سکتا ہے لوگوں کو ان تیاریوں سے یہ خوف دامنگیر ہو چکا ہے۔ کہ اگر جنگ چھڑی تو کسی کی خیر نہیں۔ اس لئے اکثر سنجیدہ اور فہمیدہ لوگ اس فکر میں ہیں کہ کوئی ایسا نسخہ ہاتھ آئے جس سے ان قوموں کو باہمی آویزش سے روکا جا سکے۔ اور دنیا میں ہمیشہ کے لئے امن قائم کیا جا سکے۔ چنانچہ اکثر یہ لوگ اپنی اپنی تجاویز پیش کرتے رہتے ہیں۔ بلکہ بعض دانشمندوں نے تو ایک امن انجمن بھی بنائی ہے۔ جس کا مقصد دنیا میں امن کی فضا پیدا کرنا ہے۔

تیسری عالمگیر جنگ کا بظاہر اس وقت جو خطرہ ہے۔ وہ دو بلاکوں میں باہمی کشمکش کا نتیجہ ہے۔ ایک طرف امریکہ اور اس کے ساتھی ہیں اور دوسری طرف روس اور اس کے ساتھی ہیں۔ بظاہر دونوں بلاکوں میں نظریاتی اختلاف ہے امریکہ اور اس کے ساتھی جمہوریت کی علمبرداری کے دعویدار ہیں۔ اور روس اور اسکے ساتھی اشتراکیت کے حامی ہیں۔ بے شک دونوں میں یہ نظریاتی اختلاف بہت بڑا وزن رکھتا ہے۔ اور ہر بلاک چاہتا ہے۔ کہ اس کے نظریات ہی دنیا پر چھا جائیں۔ اور ان نظریات کے مطابق ساری دنیا میں کام ہو۔ لیکن غور سے مطالعہ کیا جائے۔ تو ان خواہشات کی تہ میں خود حفاظتی سے بڑھ کر ہوا و ہوس اور طمع و حرص کام کرتے ہوئے نظر آئیں گے اگر صرف نظریاتی اختلافات ہوں۔ جو ان دونوں بلاکوں کو باہم لڑا رہے ہیں۔ تو عدل و انصاف اور آزادئ ضمیر اس بات کے مقتضی تھے کہ دو معاندانہ بلاک ہی ظہور پذیر نہ ہوتے۔ بلکہ ہر قوم اپنی اپنی جگہ پر اپنے اندرونی معاملات کو سدھارنے میں معروف رہتی۔ اور اقوام کے باہم تعلقات زیادہ سے زیادہ خوشگوار ہوتے

ہم یہ نہیں کہتے جیسا کہ ہم نے اوپر واضح کیا ہے۔ کہ نظریاتی اختلافات میں کوئی وزن نہیں ہے لیکن نظریاتی اختلافات کو بالجبر طے کرنے کی کوشش ظاہر کرتی ہے۔ کہ ہر قوم اپنے نظریات دوسروں پر اس لئے ٹھونسنا چاہتی ہے کہ وہ سمجھتی ہے کہ اگر تمام دنیا اس کے نظریات اختیار کرے گی۔ تو اسے تمام دنیا کی دولت سمیٹنے میں آسانیاں ہوں گی پسماندہ اقوام اس کے خاص طور و طریق اختیار کر کے گویا اس کی مطیع و منقاد ہو جائیں گی۔ اور وہ دنیا کے نمبردار بن جائیں گے۔ اور اس طرح دنیا کی تمام اقتصادی زندگی ان کے قبضہ میں آ جائیگی اور وہ جس طرح چاہیں گے اس کے ساتھ کھیل سکیں گے۔

اس کے باوجود اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے صاحبان فکر و تدبر دل سے چاہتے ہیں کہ دنیا میں امن کی فضا ہمیشہ تک کے لئے قائم ہو جائے۔ اگرچہ اس میں بھی شک نہیں ہے۔ کہ دونوں بلاکوں کے سربراہ اپنی خواہش امن کا جو وقتاً فوقتاً اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اس سے ان کی غرض دنیا کے عوام کی نظر پر اپنے حقیقی ارادوں کی طرف سے پردہ ڈالنا سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ ایک عام بات ہو گئی ہے کہ امریکہ اور اس کے ساتھی ایک طرف اور روس اور اس کے ساتھی دوسری طرف امن امن کی رٹ لگائے رکھتے ہیں۔ اور دنیا کو یہ یقین دلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ وہ خود تو امن کے خواہشمند ہیں۔ لیکن دوسرا فریق اپنے ادعائے امن میں مخلص نہیں ہے۔ بلکہ وہ فریب کر رہا ہے۔

یہ باہمی بے اعتمادی اقوام کی ایک مزمن بیماری ہے۔ جو تاریخی حیثیت رکھتی ہے۔ گزشتہ قریبی ادوار میں انہی اقوام نے کردار کے ایسے نمونے پیش کئے ہیں۔ کہ یہ بیماری بجائے کم ہونے کے بڑھتی ہی چلی گئی ہے۔ چنانچہ پہلی جنگ عظیم کے بعد انہی اقوام نے نہائت زور شور سے جو باہم معاہدے کر رکھے تھے۔ ان کو دوسری جنگ عظیم کے وقت اس طرح نظر انداز کر دیا کہ گویا ایسے معاہدے کبھی معرض وجود میں آئے ہی نہیں تھے۔

ان دونوں جنگوں سے یہی واضح ہوتا ہے۔ کہ انسان باوجود نہائت مہذب ہو جانے کے آج پھر اخلاقی لحاظ سے اس پستی میں گر گیا ہے۔ جس پستی پر وہ اپنی جنگلی زندگی میں تھا۔ بلکہ بعض صورتوں میں تو وہ انسانی سطح سے بھی نیچے اتر گیا ہے۔ اور خالص حیوانی سطح پر پہنچ گیا ہے۔

اس کی وجہ جو بعض دانشمندان یورپ بھی محسوس کر رہے ہیں۔ وہ یہی ہے کہ انسان نے گزشتہ چند صدیاں مذہب سے آزاد ہو کر چھوڑ رکھنے میں بسر کی ہیں۔ وہ زیادہ سے زیادہ مادیاتی نظریات کا شکار ہوتا چلا گیا ہے۔ اس نے اپنی تمام زندگی کو صرف محسوسات تک محدود کر لیا ہے۔ وہ مابعد الطبیعاتی مؤثرات کا بالکل منکر ہو چکا ہے۔ اور تمام مذاہب کو محض توہمات کا پلندہ خیال کرتا ہے انسان کی یہ صورت حال اگرچہ پہلے سے بہت وسیع تر ہے۔ لیکن انوکھی نہیں ہے۔ ایسی حالتیں اس پر پہلے بھی آتی رہی ہیں۔ لیکن ان کی حیثیت مقامی ہوتی تھی۔ اس میں وہ عالمگیری نہیں ہوتی تھی۔ جو اب انسان کی مادی ترقیات نے پیدا کر دی ہے۔ اس لئے جہاں پہلے اس کے اثرات مقامی ہوتے تھے اب عالمگیر ہو گئے ہیں اور اسی وجہ سے ساری دنیا کی تباہی کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور دنیا کے دانشمند اس کا علاج تلاش کرنے میں مصروف ہیں۔ اور جیسا کہ ہم نے کہا ہے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اخلاقی اور روحانی اقدار کو از سر نو زندہ کیا جائے۔ (باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

اطفال الاحمدیہ کے آئندہ امتحان

کے متعلق ضروری اعلان

جملہ مجالس اطفال کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ سہ ماہی میں ان کے امتحان کے لئے کتاب سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مقرر کی گئی ہے۔ یہ کتاب الشرکۃ الاسلامیہ گول بازار ربوہ سے ۸ آنے فی نسخہ کے حساب سے مل سکتی ہے۔ بیس سے زائد نسخے اکٹھے لینے کی صورت میں قیمت ۶ فی نسخہ ہوگی۔ کتاب ڈاک کے ذریعہ بھی منگوائی جا سکتی ہے۔

مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین زعما اور مجالس اطفال کے مربی صاحبان سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ بچوں کو اس امتحان میں شریک کرنے کی کوشش فرمائیں۔ اور بچوں کو تحریک کریں کہ وہ ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دیں۔ کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ گزشتہ امتحان کی نسبت اس میں بہت زیادہ تعداد میں بچے شامل ہوں۔

(مہتمم اطفال)

ذکرِ حبیبؑ

حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدّظلّہ کی تقریر برموقع جلسہ سالانہ

(قسط نمبر ۳)

مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۸ء کو جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ نے مندرجہ بالا عنوان پر جو تقریر فرمائی وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے:۔

واقعاتی اعتبار سے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کا ایک اور واقعہ بیان کر دیتا ہوں۔ غالباً سنہ ۱۹۰۱ء میں وہ ہجرت کر کے قادیان آگئے تھے۔ ابتدائی رہائش آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان کے مشرقی طرف کچے مکانوں میں اختیار کی تھی۔ اس کے بعد آپ نے بٹالہ سے پختہ اینٹیں منگوا کر علیحدہ مکان بنوالیا تھا۔ جس میں آپ عرصہ دراز تک رہتے رہے ان دنوں قادیان میں ابھی بھٹہ نہیں بنا تھا۔ محض آوے میں چھوٹی چھوٹی اینٹیں تیار ہوتی تھیں۔ میری یادداشت کے مطابق غالباً قادیان میں نئی اینٹوں کا یہی پہلا پختہ مکان تھا۔ اسکے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب منارۃ المسیح کی تعمیر کا خیال پیدا ہوا تو پھر ہمارے باغ کے جانب مشرق ایک بھٹہ بنایا گیا تھا۔ کچھ عرصہ بعد جب انجمن نے مرزا افضل بیگ صاحب سے کچھ اراضیات خریدیں تو حضرت نواب صاحب نے بھی دس گھماؤں زمین خرید کر ایک علیحدہ کوٹھی بنوالی۔ اسی کوٹھی کا نام دارالسلام ہے یہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کی وفات ہوئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں اس کوٹھی کا صرف ایک حصہ تعمیر ہوا تھا تکمیل بعد میں ہوئی تھی۔ حضورؑ کی زندگی میں نواب صاحب اس کوٹھی میں منتقل نہیں ہوئے تھے۔

۱۹۰۵ء کے موسم بہار میں جب کانگڑہ کا زبردست زلزلہ آیا تھا تو اس وقت میں سو رہا یا قریباً سونے کی کیفیت میں تھا۔ صبح کے وقت نماز کے قریب ہی زلزلہ آیا تھا مجھے یاد ہے کہ قریباً نصف گھنٹے تک اس کے جھٹکے محسوس ہوتے رہے تھے۔ جب تک یہ جھٹکے رہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مکان سے باہر نہیں گئے بلکہ اندر ہی رہے اور کثرت سے استغفار کرتے رہے۔ گھر کے باقی لوگ اس حصہ مکان میں تھے جس میں بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی حرم اوّل رہا کرتی تھیں۔ اس زلزلہ کے بعد ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے باغ میں تشریف لے گئے تھے۔ اور کافی عرصہ تک وہیں رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ، حضرت نواب صاحب رضؓ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضؓ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ اس وقت مدرسہ بھی جو بالکل ابھی ابتدائی حالت میں تھا باغ میں ساتھ چلا گیا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ انہی دنوں طاعون کا موسم بھی تھا۔ اور چوہدری حاکم علی صاحب جو چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے قادیان آئے تھے۔ جب انہوں نے اپنے ٹھہرنے کے متعلق دریافت کیا تو حضورؑ نے فرمایا کہ آپ ہمارے شہر والے مکان میں چلے جائیں۔ اس کے متعلق تو اللہ تعالیٰ نے طاعون سے خاص طور پر محفوظ رکھنے کا وعدہ بھی ہم سے کیا ہے۔

یہ بات میں نے اس لئے بھی خاص طور پر کہی ہے کہ بعض دوستوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ عین طاعون کے دنوں میں حضورؑ اس مکان کو چھوڑ کر باغ میں کیوں چلے گئے تھے۔ جس کے متعلق حفاظت کا خاص خدائی وعدہ موجود تھا۔ سو اس بارہ میں یاد رکھنا چاہیئے کہ حضور طاعون سے بچنے کی خاطر اس مکان کو چھوڑ کر باغ میں نہیں گئے تھے۔ بلکہ یہ جانا محض زلزلہ کی وجہ سے تھا۔ ورنہ چوہدری حاکم علی صاحب کو حضورؑ الیانہ فرماتے۔ اسی طرح طاعون تو زلزلہ سے پہلے بھی تھی اور بعد میں بھی اس کے اثرات رہے۔ ان دنوں حضورؑ کی رہائش اسی الدّار میں تھی۔ باقی جہاں تک دوسرے ظاہری اسباب کا تعلق ہے حضورؑ ان کی رعایت بھی ضرور رکھتے تھے۔ چنانچہ حضورؑ اپنے مکان کے نچلے صحن میں لکڑیوں کا ڈھیر لگوا کر اس کو آگ دلوا دیا کرتے تھے۔ تاکہ ہوا وغیرہ صاف ہو جائے اور جراثیم اگر ہوں تو مرتے رہیں۔ اسی طرح ایک بڑی انگیٹھی کوئلوں کی ہوا کرتی تھی وہ بھی اس غرض کے لئے اوپر کی منزل میں استعمال ہوا کرتی تھی۔ اور بسا اوقات کمروں میں گندھک وغیرہ کی دھونی کا انتظام بھی ہوتا تھا۔ گویا "الدّار" میں خاص طور پر رہائش سے جہاں حضورؑ کو خدا تعالیٰ کے حفاظت کے خاص وعدہ پر کلی یقین تھا وہاں الٰہی منشاء کے مطابق حضورؑ اس حد تک ظاہری اسباب کی رعایت کو بھی ہمیشہ اختیار فرماتے تھے۔ جس حد تک قانونِ قدرت اس کا متقاضی ہے۔ اور جس حد تک کسی الٰہی نشان کے اشتباہ کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں کہ کوئی شخص آپؑ کی مجلس میں آیا اور ادھر اُس کے دل میں کوئی خیال یا سوال پیدا ہوا اور اُدھر حضرت اقدسؑ نے اسی کے متعلق تقریر شروع فرما دی۔ اس وقت ایک کشمیری دوست حاجی عمر ڈار صاحب ناسنوری کا واقعہ میرے ذہن میں ہے۔ یہ حاجی صاحب خواجہ محمد عبداللہ صاحب دکاندار گول بازار ربوہ کے نانا تھے۔ کشمیر سے حج کی غرض سے روانہ ہوئے تو پنجاب آکر پتہ چلا کہ کسی وباء کے پھوٹنے کی وجہ سے حکومت نے حج پر جانے والوں کے لئے پابندی لگا دی ہے۔ اس پر وہ واپس کشمیر جانے کا پروگرام بنا رہے تھے۔ کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضؓ سیالکوٹی جو کشمیر سے ان کے واقف تھے۔ غالباً سیالکوٹ میں ان سے ملے۔ انہوں نے تمام حالات سُننے کے بعد کہا کہ آؤ میں تمہیں ایسی جگہ لے چلوں جہاں تمہاری حج کی نیت بھی پوری ہو جائے گی۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب رضؓ ہی انہیں ساتھ لے کر قادیان آئے۔ حضورؑ کی مجلس میں جو نہی یہ پہنچے حضورؑ نے آیت قرآنی انّ اللہ یامرکم بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ کا درس شروع فرما دیا۔ اور آپؑ نے فرمایا کہ بعض لوگ ساری نیکیاں بجا لاتے ہیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابندی بھی کرتے ہیں۔ زکوٰۃ بھی دیتے ہیں۔ اور حج کا ارادہ بھی رکھتے ہیں مگر اپنے بہن بھائیوں اور اپنے رشتہ داروں کا خیال نہیں رکھتے۔

یہ عجیب اتفاق ہے کہ حاجی عمر ڈار صاحب ایک مدت سے اپنے چھوٹے بھائی لسّی ڈار کا حصہ جائداد دبائے بیٹھے تھے۔ اور نہیں دیتے تھے۔ اس وعظ سے ایسے متاثر ہوئے کہ قادیان سے ہی انہوں نے اپنے بھائی کے نام انہیں جائداد کا حصہ دینے کا خط لکھ دیا اور کشمیر جاتے ہی عملاً بھی اس کا حصہ ادا کر دیا۔

یہ اس تاثیر قدسیہ کی ایک معمولی سی مثال ہے جو اللہ تعالیٰ کے ماموروں اور برگزیدہ انسانوں کو عطا کی جاتی ہے۔ حضرت مولانا رومؒ نے خوب فرمایا ہے کہ ؎

ساعتے در صحبتِ اہلِ صفا

بہ ز صد سالہ عبادت بے ریا

کہ اللہ تعالیٰ کے پیاروں اور دوستوں اور اس کے ساتھ صدق و صفا کا تعلق رکھنے والوں کی صحبت اور مجلس کا ایک لمحہ اور ایک ساعت بھی اپنے روحانی نتائج اور تاثیرات کے اعتبار سے انسان میں وہ انقلاب پیدا کر سکتی ہے جو صد سالہ عبادت اور ریاضت کے ذریعہ بھی نہیں ہو سکتا۔ یہی وہ حکمت ہے جس کے پیشِ نظر قرآن مجید نے صادقین کی معیت اور صالحین اور خدا کے نیک بندوں کی رفاقت اور صحبت پر زور دیا ہے۔ دوستوں کو یہ باتیں اپنے کردار میں عملاً پیدا کرنی چاہئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے مخلصین اور ماننے والوں کی اصلاح اور نیکیوں میں ان کی ترقی کے لئے جو خواہش اور تڑپ رہتی تھی وہ تو ہر ایک پر واضح ہی ہے۔ حضورؑ ان لوگوں کی اصلاح کے لئے بھی ہمیشہ کوشاں رہا کرتے تھے جو کسی زمانہ میں حضورؑ سے ارادت وعقیدت رکھتے رہے تھے۔ لیکن بعد میں شامتِ اعمال سے ان کی ایمانی حالت میں فرق آگیا تھا۔ ایسے ہی لوگوں میں میر عباس علی لدھیانوی تھے۔ اسی طرح مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی انہی لوگوں میں سے تھے۔ جو پہلے حضورؑ کے ساتھ نہایت محبت اور دوستی کا دعویٰ رکھتے تھے۔ لیکن بعد میں ان کی یہ حالت نہیں رہی تھی۔ ایسے لوگوں کی اصلاح اور واپسی کے لئے بھی حضورؑ ہمیشہ اپنے دل میں تڑپ محسوس کرتے رہے اور اس کے لئے عملی کوشش فرماتے رہے۔

میر عباس علی صاحب لدھیانوی کے متعلق مجھے معلوم ہے کہ ایک دفعہ حضورؑ نے حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضؓ کپورتھلوی کو فرمایا تھا کہ آپ کے ساتھ ان کے تعلقات رہے ہیں لہٰذا آپ ان کو جا کر سمجھائیں۔ چنانچہ قادیان سے حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضؓ ایک

دفعہ لدھیانہ اس غرض کے لئے گئے بھی تھے۔ بلکہ اسی واقعہ کے سلسلہ میں ایک لطیفہ بھی ہے۔ گو یہ محض لطیفہ ہی نہیں بلکہ ایک ایمان افروز بات بھی ہے۔ کہ اسی موقعہ پر جب منشی ظفر احمد صاحب کو حضور جانے اور جاکر میر عباس علی صاحب کو سمجھانے کا ارشاد فرما رہے تھے۔ حضور کا ایک نوکر پیرا نامی بھی موجود تھا۔ اپنے حواس کے اعتبار سے یہ شخص متوازن نہیں تھا۔ ایک مجذوبانہ سی کیفیت رکھتا تھا۔ سودا سلف بازار سے لایا کرتا تھا۔ جب حضور نے حضرت منشی ظفر احمد صاحب کو لدھیانہ جانے کے لئے کہا۔ تو اس نے بھی بڑھ کر عرض کیا۔ کہ حضور مجھے بھی اجازت دیں۔ میں بھی جاکر میر صاحب کو سمجھاؤں۔ چنانچہ حضور نے فرمایا کہ اچھا تم بھی منشی صاحب کے ساتھ چلے جاؤ۔ چنانچہ پھر یہ دونو وہاں گئے تھے۔ وہاں جاکر بھی یہ لطیفہ ہوا۔ کہ پیرا نے منشی ظفر احمد صاحب سے کہا کہ پہلے مجھے سمجھا لینے دیں۔ چنانچہ پیرا نے میر عباس علی سے بات کی اور اپنے فہم کے مطابق بات کرتے ہوئے کہا کہ میر صاحب آپ واپس آجائیں میں جس طرح دوسرے مہمانوں کے سے کھانا لاکر دیا کرتا ہوں۔ اسی طرح آپ کو لاکر دیا کروں گا۔ اسی طرح آپ کو پہلے بھی جو پہلے میں دیتا رہا ہوں۔ اب بھی لاکر دیا کروں گا۔ اس کے بعد منشی صاحب نے بھی ان کو سمجھایا۔ لیکن جس طرح سال گذشتہ میں نے بیان کیا تھا۔ یہ میر عباس علی کی شامت اعمال تھی کہ اب ان کی واپسی کا وقت گذر چکا تھا۔

اسی طرح مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے متعلق مجھے یاد ہے کہ حضور کو اکثر یہ خواہش رہتی تھی کہ مولوی صاحب راہ راست پر آجائیں۔ اس ضمن میں مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز بٹالہ تشریف لے گئے اور دوستوں کے علاوہ شیخ یعقوب علی صاحب مرحوم بھی آپ کے ساتھ تھے انہوں نے قیام گاہ کے قریب ہی مولوی محمد حسین صاحب کو پھرتے دیکھا تو آکر حضرت خلیفۃ المسیح سے ذکر کیا۔ آپ نے شیخ صاحب کو فرمایا۔ کہ آپ کسی طرح ان کو یہاں لے آئیں شیخ یعقوب علی صاحب مرحوم مولوی محمد حسین صاحب سے پرانے ملنے والے تھے بے تکلفی سے انہیں اپنے ساتھ کوٹھی میں لے آئے۔ لیکن جونہی مولوی صاحب کو پتہ لگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی وہاں موجود ہیں۔ دوسری طرف سے نکل بھاگے شیخ صاحب نے بے تکلفی سے کہا مولوی صاحب اب تو ایمان لے آئیں۔ اس پر مولوی محمد حسین صاحب کا جواب یہ تھا کہ

"اگر مرزا صاحب زندہ ہوتے تو میں ضرور بیعت کر لیتا۔ اب ان کے بعد نوجوانوں کی کیا بیعت کرنی ہے۔"

وقت قریباً قریباً ہو گیا ہے۔ ایک اور روایت دوستوں کو سنا کر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں میں نے بارہا محسوس کیا ہے کہ حضور اپنے پاس آنے والے مہمانوں اور دوستوں کو زیادہ سے زیادہ دیر تک ٹھہرنے اور قیام کرنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے متعدد پرانے صحابہ مثلاً حضرت منشی روڈے خاں صاحب حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب، حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور اسی طرح کئی اور دوستوں کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں کہ وہ جب آتے اور واپس جانے لگتے۔ تو حضور انہیں مزید ٹھہرنے کا ارشاد فرماتے چنانچہ ایسے دوست اور زیادہ قیام کرتے اور حضور کے فیض صحبت سے مالا مال ہوتے۔ یہ امر جہاں حضور کی اس شفقت و محبت کی دلیل ہے۔ جو حضور کو اپنے خدام اور مخلصین سے تھی۔ وہاں دراصل اس خواہش اور کوشش کی بھی شاہد ہے۔ جو حضور اپنے خدام کے اندر ایک روحانی تغیر پیدا کرنے کے لئے رکھتے تھے روحانی تغیر اور ایمان کے اعلیٰ مدارج تک پہنچنے کے لئے صرف کتابیں اور لٹریچر اور تقاریر کافی نہیں۔ بلکہ وہ مقام جو کبھی مامور من اللہ یا کسی برگزیدہ خدا کے فیض نظر سے ایک لمحہ میں کسی شخص کو حاصل ہو سکتا ہے۔ ناممکن ہے کہ وہ سینکڑوں سالوں میں بھی ہزاروں علمی کتابوں کے پڑھنے اور سننے سے حاصل ہو سکے۔ امام اور مرکز سے دلی لگاؤ دراصل ایمان کو ترقی دینے کے لئے دو بڑے اہم اسباب ہیں۔ اور ہماری جماعت کے دوستوں کو ان دونو کی اہمیت یقیناً پہلے سے بہت بڑھ کر محسوس کرنی چاہیئے آج کل مادیت کی لہریں پھر زور سے سر اٹھا رہی ہیں اور دنیا داری کے خیالات خصوصاً نوجوان نسلوں کے اذہان میں پرورش پانا شروع ہو گئے ہیں۔ ان دونو کا مؤثر علاج یہ ہے کہ امام جماعت، نظام جماعت اور مقام جماعت یعنی مرکز سے گہری وابستگی اور دلبستگی پیدا کی جائے اور ان کے لئے دلوں میں ایک خاص محبت کا جوش لہریں مارنا شروع کر دے —— یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر میسر نہیں آتیں۔ تاہم اس کے فضل کے جذب کرنے کے لئے بھی کچھ نہ کچھ کوشش اور ہمت کی ضرورت ضرور ہے۔

جماعت کے دوستوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے اندر ان چیزوں کو خاص طور پر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور یہ کوشش صرف اپنے تک ہی محدود نہ رکھیں کہ یہ مومن کی صحیح شان کے خلاف ہے۔ بلکہ یہ دوسروں تک بھی وسیع کریں اور خصوصاً بڑی عمر کے وہ لوگ جنہوں نے روحانی تجارب اور ثمرات سے زیادہ حصہ پایا ہے۔ وہ نوجوانوں اور آئندہ نسلوں کے لئے اس سلسلہ میں عملی نمونہ پیش کریں۔ امام کے وجود اور مرکز سے افراد کی محبت اور وابستگی ہی دراصل مادیت کے تند و تیز طوفانوں میں انسانی ایمان کو محفوظ رکھنے والی کشتی نوح ہے۔ اللہ تعالے ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ ہم سب کا خود حافظ و ناصر ہو۔ ہمارا انجام بخیر کرے اور ہمیں اور ہماری آئندہ تمام نسلوں کو ہمیشہ حق و صداقت اور نیکی اور تقوے شعاری پر قائم رکھ کر ان انعامات سے نوازتا رہے۔ جو اس نے اپنی عالی بارگاہ میں ایسے لوگوں کے لئے مقدر کر رکھے ہیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

دعوت ولیمہ

ربوہ ۳۱ دسمبر۔ کل دوپہر مکرم جناب محمد صدیق صاحب نے اپنے صاحبزادے مکرم محمد عمر بشیر احمد صاحب آف ڈھاکہ کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں دیگر بزرگان سلسلہ و احباب کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی شرکت فرمائی۔ اور دعا کرائی۔ مکرم محمد عمر بشیر احمد صاحب کا نکاح مکرم ڈاکٹر احسان علی صاحب کی صاحبزادی امۃ الکافی صاحبہ سے ہوا تھا۔ اور بمقام لاہور تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

اعلانات نکاح

(۱) مورخہ ۲۹ دسمبر بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے عزیزم مکرم چوہدری رشید الدین صاحب شاہد بی اے مربی سلسلہ کوئٹہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ طاہرہ نذیر بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب باجوہ آف چونڈہ ضلع سیالکوٹ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین (خاکسار غلام محمد اختر ناظر اعلیٰ ثانی ربوہ)

(۲) مکرم محمد اکبر صاحب الفضل شاہد واقف زندگی مربی سلسلہ احمدیہ کا نکاح امینہ خالدہ صاحبہ بنت مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹ بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں پڑھا۔ تمام احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ (آمین)

درخواست دعا میرے برادر عزیز میجر شریف احمد باجوہ نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع لائلپور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ عزیز کے ذیابیطس کے معالج کرنل ڈاکٹر الہٰی بخش صاحب ہیں اور بازو کی درد کا اپنے بزرگ بھائی مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خاں صاحب علاج فرما رہے ہیں —— احباب سے درخواست ہے کہ عزیز کی کامل صحت اور ملیح کامیاب و بامراد عمر کے لئے دردمندانہ دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ

جماعتِ احمدیہ کے سڑسٹھویں ۶۷ جلسہ سالانہ کی مختصر روئداد

افتتاحی اجلاس منعقدہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۸ء

جماعت احمدیہ کا سڑسٹھواں جلسہ سالانہ حسب معمول ۲۶ دسمبر ۱۹۵۸ء کو ربوہ کی مقدس سرزمین میں شروع ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوا نو بجے صبح جلسہ گاہ میں تشریف لا کر حاضرین جلسہ کو اپنے روح پرور افتتاحی خطاب سے نوازا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور پُرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ کا آغاز فرمایا۔ حضور کا یہ روح پرور افتتاحی خطاب الفضل کی کسی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ ناظرین کیا جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ کے تشریف لے جانے کے بعد جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس کی کارروائی محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ کی صدارت میں قرآن مجید کی تلاوت سے شروع ہوئی جو مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب آف سرگودھا نے کی۔ بعد ازاں عبیب الرحمن صاحب درد نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ؎

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبداء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

ذکرِ حبیب کے موضوع پر حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی تقریر

بعد ازاں حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے "ذکر حبیب علیہ السلام" کے مبارک موضوع پر نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی۔ حضرت میاں صاحب سلمہ ربہ گذشتہ دو سال سے جلسہ سالانہ میں اسی موضوع پر تقریر فرماتے ہیں۔ آپ نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ اور سیرۃ مقدسہ سے متعلق وہ روایات بیان فرمائی تھیں جو زیادہ تر تبلیغی رنگ کی حامل تھیں۔ اس کے ایک سال بعد یعنی ۱۹۵۷ء کے جلسہ سالانہ میں آپ نے اسی موضوع پر جو تقریر فرمائی اس کا رنگ زیادہ تر تربیتی تھا۔ امسال آپ نے ان روایات کو منتخب فرمایا کہ جو ایک طرف تبلیغی اور تربیتی لحاظ سے اہم تھیں اور دوسری طرف وہ تاریخی اور واقعاتی لحاظ سے بھی خاص اہمیت کی حامل تھیں۔ آپ کی اس ایمان افروز تقریر کا مکمل متن آجکل الفضل میں بالاقساط شائع ہو رہا ہے۔

مذہبی رواداری کے موضوع پر صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تقریر

آپ کے بعد محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے مذہبی رواداری کے موضوع پر ایک اچھوتے انداز میں بالکل نئے زاویہ نگاہ سے روشنی ڈال کر اس امر کو نہایت درجہ خوبی کے ساتھ واضح فرمایا کہ اسلام نے اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی غیر محدود صفات کے متعلق اور پھر انسانوں کے اِن صفات کا مظہر بننے کے متعلق جو بے نظیر تعلیم دی ہے اس کے نتیجے میں ایک ایسا ماحول اور معاشرہ پروان چڑھتا ہے کہ جس میں مذہبی تعصب کے لئے کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ بلکہ مذہبی رواداری اور مذہبی لحاظ سے کامل آزادی کی ایسی ضمانت ملتی ہے کہ جس کی اور کوئی نظیر پیش نہیں کی جاسکتی۔ آپ نے خدا تعالیٰ کی صفات کے ضمن میں سورۃ فاتحہ کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرکے اس امر پر روشنی ڈالی کہ اسلام نے کامیاب زندگی گذارنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی ان صفات کا مظہر بننے پر بہت زور دیا ہے اور یہ امر کہ انسان خدا تعالیٰ کی ان صفات کا مظہر بن جائے کامل مذہبی آزادی کے حق میں کافی سے زیادہ ضمانت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید نے اسی لئے مذہبی رواداری کے ضمن میں صرف عدل و انصاف کی ہی نہیں بلکہ احسان کی بھی تلقین کی ہے۔ اس کے ثبوت میں آپ نے قرآن مجید کی متعدد آیات پیش کرکے ان کی نہایت لطیف تشریح بیان فرمائی۔ آپ کی اس پر معارف تقریر کا تفصیلی خلاصہ علیحدہ ہدیہ ناظرین کیا جائیگا (انشاء اللہ) محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تقریر کے بعد پونے بارہ بجے کے قریب جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوگئی۔ تاکہ احباب ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کرسکیں۔

دوسرا اجلاس

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد دوسرا اجلاس پونے دو بجے بعد دوپہر زیر صدارت محترم چوہدری نعمت خاں صاحب ریٹائرڈ سیشن جج شروع ہوا۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے تلاوت قرآن مجید فرمائی۔ اور بشیر احمد صاحب بسیم نے خوش الحانی کے ساتھ ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

تقریر قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

بعد ازاں محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے "حضرت مسیح علیہ السلام کا مقام" کے موضوع پر اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے اپنی مدلل اور جامع تقریر میں موضوع کی اہمیت بتانے کے بعد قرآن مجید کی آیات اور اناجیل کے حوالوں کی روشنی میں حضرت مسیح علیہ السلام کے حقیقی مقام کو نہایت خوبی کے ساتھ واضح فرمایا۔ آپ کی تقریر عنقریب مفصل طور پر الفضل میں شائع ہوجائے گی۔

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی تقریر

مکرم قاضی صاحب کی تقریر کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے اپنی ایمان افروز تقریر شروع فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام"۔ آپ نے اپنی تقریر میں خصوصی طور پر مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور اس کے نتیجہ میں اسلام کی غیر معمولی مقبولیت پر بڑے موثر طریق سے روشنی ڈالی۔

آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں بتایا کہ انیسویں صدی کے آخر میں اور بیسویں صدی کے شروع میں اسلام پر اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر نہایت خطرناک قسم کے حملے ہو رہے تھے اور ہر جگہ اسلام کو نعوذ باللہ منسوخ اور بے جان مذہب ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی تھی۔ مخالفین اسلام کے حوصلے بہت بلند تھے۔ وہ برملا کہتے تھے کہ عنقریب ہم اسلام کو ہمیشہ کے لئے مٹا دیں گے۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔

آپ کی بعثت کا واحد مقصد یہ تھا کہ "یحی الدین ویقیم الشریعۃ" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام) یعنی اسلام کو زندہ کرنا اور شریعت اسلامیہ کو قائم کرنا وہ کام تھا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے سپرد فرمایا۔ چنانچہ آپ نے مبعوث ہوکر یہ اعلان فرمایا کہ:۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں . . . . . توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا"

محترم شیخ صاحب نے مشرقی افریقہ میں احمدیت کے ذریعے اسلام کے اثر و نفوذ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس کی ابتداء خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی ہوئی جبکہ حضور کے بعض صحابہ مشرقی افریقہ پہنچے اور وہاں انہوں نے حضور کے تحریر فرمودہ لٹریچر کی اشاعت کی۔ لیکن منظم طریق سے وہاں تبلیغ اسلام ۱۹۳۴ء میں شروع ہوئی جبکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت خاکسار کو وہاں جانے کی سعادت حاصل ہوئی خاکسار کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن بالآخر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں ایسے حالات پیدا ہوگئے کہ جس ملک میں میں دس سال تک اکیلا کام کرتا رہا وہاں آج دس پاکستانی مبلغ اور بارہ افریقن مبلغ اسلام کی تبلیغ کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔

فاضل مقرر نے بتایا کہ حضور کے ارشاد پر مشرقی افریقہ میں وسیع پیمانے پر اسلامی لٹریچر شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ اس سلسلے میں ان تمام اعتراضات کو جمع کیا گیا جو اسلام پر وہاں کئے جارہے تھے اور پھر ان کے مدلل جوابات شائع کرنے کا انتظام کیا گیا۔ (باقی)

دعائے مغفرت

عزیزی حمیدہ بیگم بنت سید نذیر حسین شاہ صاحب مرحوم گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ مورخہ دس گیارہ دسمبر ۵۸ء کی درمیانی شب ۱۰ بجے رات اس دار فانی سے رحلت فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ بہت نیک اور دینی امور میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔ سید عبدالماجد ظفر بمقام گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

نئے سال کیلئے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے عہدداران واراکین

مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر ۱۹۵۹ء تک کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب اراکین و قائدین مرکزیہ مقرر کئے گئے ہیں۔ مجالس ان سے تعاون کریں

اراکین } (۱) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (۲) محترم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب (۳) مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب (۴) مکرم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب (۵) مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال۔

قائدین

قائد عمومی :- مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے

قائد تعلیم :- مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل

قائد خدمت خلق :- مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔

قائد صحت جسمانی :- مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب۔

قائد اصلاح و ارشاد :- مکرم مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری۔

قائد مال :- مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب۔

قائد تربیت :- مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ایم اے۔

(مرزا ناصر احمد) نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

عزیز الدین خانصاحب بھاگلپوری مرحوم

میرے ماموں جان محترم عزیز الدین خانصاحب بھاگلپوری (بہار) کچھ دنوں کے لئے لاہور گئے ہوئے تھے۔ وہاں مؤرخہ ۱۹ نومبر ۱۹۵۸ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی وصیت کے مطابق جنازہ لاہور سے ربوہ بھیجا گیا۔ اور بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔

ماموں جان مرحوم نے ۱۹۱۱ء میں بارہ تیرہ سال کی عمر میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ میری والدہ احمدی خانم صاحبہ مرحومہ نے ۱۹۲۲ء میں بیعت کی۔ پھر میرے والد ڈاکٹر سید شاہ اعزاز حسین صاحب مرحوم کو ۱۹۲۳ء میں قادیان لے جاکر بیعت کرائی۔ مرحوم کی تبلیغ سے میرے خاندان کے تمام افراد نے احمدیت قبول کی۔ مرحوم نہایت ہی مخلص احمدی تھے اور موصی تھے اور تمام زندگی باقاعدہ چندہ دیتے رہے۔ زندگی بھر اپنی ہمشیرہ اور ان کی اولاد کی خدمت کرتے رہے۔ ہم بچپن میں ہی یتیم ہو گئے تھے۔ لیکن میرے ماموں جان مرحوم کی محبت نے ہمیں کبھی بھی اپنی یتیمی کا احساس نہ ہونے دیا۔ خداوند کریم مرحوم کو بہتر سے بہتر جزا دے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور ہم بھائی بہنوں کو صبر کی توفیق دے۔ آمین

(جہاں آرا بیگم اہلیہ کیپٹن ڈاکٹر عبد السلام خان بھاگلپوری (بہار) حیدرآباد مغربی پاکستان)

کامیابی

میری چھوٹی ہمشیرہ ڈاکٹر مس عطیہ نسیم صاحبہ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے ایم بی بی ایس کے فائنل امتحان میں اچھے نمبروں سے کامیابی حاصل کی ہے۔ دوستوں سے استدعا ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس کامیابی کو اس کے لئے نیز تمام سلسلہ کے لئے بابرکت کرے۔ نیز بڑے بھائی چوہدری عبد السمیع صاحب خادم نے بھی ایم اے کا امتحان دیا ہے اور چھوٹے بھائی چوہدری عبد الباسط نے امسال فائنل ڈگری ایم بی بی ایس کا امتحان دیا ہے ان کی کامیابی کے لئے دوستوں سے دعا کی درخواست ہے

عبد السلام چوہدری بی کام۔ اے پی اے ہیڈ کوارٹر ۱۵ انور سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور

دعائے مغفرت

مؤرخہ ۱۹ بوقت ۱۰ بجے صبح اچانک حرکت قلب بند ہونے سے خاکسار کی اہلیہ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں

محمود احمد ہیڈ کلرک۔ ایس ایس آفس اے پی ڈبلیو ریلوے کیماڑی۔ کراچی

حضور ایدہ اللہ کی صحت کیلئے دعا اور صدقہ

جماعت احمدیہ میرپور آزاد کشمیر کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی صحت، سلامتی، اور کام کرنے والی لمبی زندگی کے لئے دعائیں کرنے نیز صدقہ کے طور پر بکرا ذبح کرنیکی تحریک کی گئی۔

مبلغ -/۲۰ روپے کی رقم جمع ہوئی۔ فیصلہ کیا گیا کہ صدقہ کا بکرا مرکز سلسلہ ربوہ میں ذبح کیا جائے مرکز میں یہ رقم ارسال کر دی گئی

قاضی محمد برکت اللہ ایم اے

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ میرپور آزاد کشمیر)

قائدین مجالس فوری توجہ فرمائیں

ایک لمبے عرصہ کے بعد چندہ مجلس کی آمد پھر گر گئی ہے۔ لہذا اس کی وصولی اور ترسیل کی طرف فوری توجہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین مجالس اور بقایاجات

عنقریب جملہ مجالس کو ان کے گذشتہ بقایاجات کے بارہ میں اطلاع کی جا رہی ہے۔ لہذا امید کی جاتی ہے۔ کہ جہاں قائدین حضرات سال رواں میں سو فیصدی چندہ جات کی وصولی کی سعی فرمائیں گے۔ وہاں بقایاجات بھی صاف کر دیں گے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے چچا چوہدری اللہ بخش صاحب امرتسری جو صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے۔ اور بیعت ۱۸۹۳ء کی تھی۔ مورخہ ۱۲/۱۹ ۵۸ء بروز جمعہ ۴/۳ گھنٹے بیمار رہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۸۰ برس کی تھی۔ جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ مولوی قمر الدین صاحب نے پڑھائی۔ بعد ازاں انہیں مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ مرحوم نہایت بزرگ تہجد گزار اور سلسلہ سے محبت رکھنے والے تھے۔ احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرماویں۔

(ٹھیکیدار علی احمد — ربوہ)

نادار لوگ

کئی ایسے نادار لوگ موجود ہیں۔ جو اخبار الفضل اپنے نام جاری کروانے کی تڑپ رکھنے کے باوجود مجبور ہیں۔ ایسے خواہشمند لوگوں کے نام روزانہ یا خطبہ نمبر جاری کرواکر ثواب دارین حاصل کیجئے۔

(مینیجر الفضل)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرمی حافظ عبد الحکیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دادو چند دنوں سے سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار ملانا چراغ الدین سکرٹری مال انجمن احمدیہ دادو)

(۲) خاکسار کی بیوی اور خاکسار کی بھاوجہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان مریضوں کو کامل صحت عطا فرماوے۔

(محمد اسحاق نثار مغلپورہ لاہور)

اکتوبر میں پاکستان کو غیر ملکی تجارت سے ۹۲ لاکھ روپے کا نفع ہوا

خام پٹ سن کی برآمد نمایاں طور پر زیادہ اور روئی کی برآمد کم ہو گئی

کراچی ۳۱ دسمبر۔ مرکزی دفتر اعداد و شمار نے جو عبوری اعداد و شمار شائع کئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اکتوبر میں پاکستان کو اپنی غیر ملکی تجارت میں ۹۲ لاکھ روپے کا منافع ہوا

اکتوبر میں پاکستان نے تیرہ کروڑ چھیاسی لاکھ روپے کا سامان برآمد اور بارہ کروڑ چورانوے لاکھ کا مال درآمد کیا۔

برآمد

اکتوبر ۱۹۵۸ء میں ستمبر کے مقابلہ میں تین کروڑ ۱۵ لاکھ روپے کا زیادہ مال برآمد کیا گیا۔ اس کا خاص سبب تھا کہ خام پٹ سن کی برآمد کی مالیت میں ۱۶۲ فی صد اضافہ ہوا۔ دوسری جانب اسی مدت میں خام روئی کی برآمد ساٹھ فی صد کے قریب کم ہو گئی۔

اکتوبر ۵۸ء میں جو مال برآمد کیا گیا اس میں خاص خاص اشیاء حسب ذیل تھیں۔

خام پٹ سن (۹۹ ہزار ٹن قیمت نو کروڑ ۳۵ لاکھ روپے) پٹ سن کی مصنوعات (ایک کروڑ ۳۳ لاکھ روپے) خام روئی (پانچ ہزار ٹن قیمت ایک کروڑ بارہ لاکھ روپے)

خام اون :۔ (سولہ لاکھ ۲۸ ہزار پونڈ قیمت ۳۵ لاکھ روپے) سوتی دھاگہ (سترہ لاکھ ۴۱ ہزار پونڈ۔ قیمت ۲۲ لاکھ روپے) مچھلی (سترہ لاکھ روپے) خام چمڑا اور کھالیں (دو لاکھ ۷۹ ہزار عدد قیمت گیارہ لاکھ روپے)

درآمد

ستمبر کے مقابلہ میں اکتوبر ۵۸ء میں درآمدات میں برائے نام یعنی دو فیصد کمی ہوئی اکتوبر ۵۸ کی خاص خاص درآمدی اشیاء حسب ذیل تھیں :۔ مشینری (دو کروڑ ۶۸ لاکھ روپے) دھاتیں اور خام معدنیات (دو کروڑ گیارہ لاکھ روپے) اجناس خوردنی دالیں اور آٹا (ایک کروڑ ۴۷ لاکھ روپے۔ کوئلہ (۸۳ لاکھ روپے) موٹر گاڑیاں (۵۱ لاکھ روپے) رنگ اور روغن (۴۵ لاکھ روپے) پھل اور سبزیاں (۲۶ لاکھ روپے) معدنیاتی مصنوعات (۲۳ لاکھ روپے) سوتی کپڑا (۱۹ لاکھ روپے) کاغذ گتا اور سٹیشنری کا سامان (۱۸ لاکھ روپے) ربڑ کی مصنوعات (۱۶ لاکھ روپے) . . . . . . چوب اور عمارتی لکڑی (۱۲ لاکھ روپے)

کیمبل پور میں تعلیم بالغاں کے مرکز

کیمبل پور ۳۱ دسمبر۔ ضلع کیمبل پور میں عنقریب ہی چھچھ۔ بساگھر۔ سمال۔ کوٹ سارنگ۔ فتح جنگ کوالہ کلاں اور خاص کیمبل پور شہر میں تعلیم بالغاں کے ۸ مرکز کھولے جائیں گے۔ پشاور ڈویژن کے ترقیاتی بورڈ نے اس مقصد کے لئے ایک ہزار سات سو روپے کی منظوری دی ہے۔

لبنان میں ۵۷ء کے سیاسی ملزموں کی بریت

بیروت ۳۱ دسمبر۔ لبنان کے دارالحکومت میں گذشتہ سال ۱۳ مئی کو تشدد آمیز مظاہرے کرانے کے الزام میں فوجی محاذ کے جن لیڈروں کو سزائیں ہوئی تھیں۔ لبنان کی سب سے بڑی عدالت نے انہیں رہا کر دیا ہے۔ صدر کمیل شمعون کے دور اقتدار میں استغاثہ کی جانب سے ان کے لئے سزائے موت کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ ان میں اس سال کی بغاوت کے لیڈر مسٹر صائب سلام کا نام بھی شامل تھا۔

عدالت نے اپنے فیصلے میں لکھا ہے کہ گذشتہ بدھ کو حکومت کی جانب سے اکتوبر ۵۸ء سے قبل کے تمام سیاسی جرائم پر عام معافی کا جو اعلان کیا گیا ہے۔ اس کا اطلاق ان ملزموں پر بھی ہوتا ہے

لبنانی فوج کے قائم مقام کمانڈر انچیف

بیروت ۳۱ دسمبر۔ لبنانی فوج کے چیف آف سٹاف توفیق صالح کو کل لبنان کا قائم مقام کمانڈر انچیف بنا دیا گیا . . . .

. . . . یہ تقرر سابق کمانڈر انچیف جنرل فواد شہاب کے صدر منتخب ہونے کے پیش نظر عمل میں آیا ہے۔ ڈپٹی چیف آف سٹاف لیفٹیننٹ کرنل جوزف کو چیف آف سٹاف اور بیروت کے کمانڈر کرنل جمیل لاہود کو صدر کی فوجی کابینہ کا ڈائرکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ یہ ایک نیا عہدہ ہے۔ . . .

ایک اور ڈپٹی چیف آف سٹاف لیفٹیننٹ کرنل عبدالقادر شہاب کو بیروت کا کمانڈر اور میجر ایگزینڈر گھانم کو لیفٹیننٹ کرنل عبدالقادر شہاب کی جگہ ڈپٹی چیف آف سٹاف مقرر کیا گیا ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

درخواست دعا

بندہ اور بندہ کی اہلیہ محترمہ بوجہ انفلوئنزا اور بخار شدید بیمار ہیں۔ احباب کرام صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔
منیر احمد کاتب۔ ربوہ

پاکستان میں چھوٹی صنعتوں کی توسیع کے منصوبے

ہر سال ایک کروڑ روپے کا زر مبادلہ کمایا جا سکے گا۔

کراچی ۳۱ دسمبر۔ حکومت نے چھوٹی اور درمیانہ درجے کی صنعتوں کی توسیع کے لئے نئے منصوبے تیار کئے ہیں۔ توقع ہے کہ ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے سے پاکستان ہر سال ایک کروڑ روپے کا زر مبادلہ کما سکے گا۔ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ چھوٹی صنعتوں کا مستقبل شاندار ہے

پاکستان کی نئی حکومت چھوٹی اور درمیانہ درجہ کی صنعتوں پر خاص زور دے رہی ہے۔ چنانچہ ان صنعتوں کا اجتماعی جائزہ لیا جا رہا ہے اور ان کی توسیع پر خصوصی توجہ مبذول کی جا رہی ہے۔ چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن کے قیام کا بھی امکان ہے۔ یہ کارپوریشن جلد قائم ہو گی۔ اور اس کا دائرہ اختیار سارے ملک پر محیط ہو گا

باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ گذشتہ تین سال میں گھریلو صنعتوں سے صرف پانچ لاکھ روپے کا زر مبادلہ کمایا جا سکا ہے لیکن ان صنعتوں کو سائنٹفک طریقہ سے از سر نو منظم کیا جائے۔ تو مشرق وسطیٰ اور مغربی ملکوں کی منڈیوں میں ان کی بڑی مانگ ہو گی۔ خیال ہے کہ کھیلوں کا سامان۔ چمڑے اور دھاتوں کا سامان ریڈی میڈ کپڑے کھلونے اور لکڑی کا خوبصورت سامان بہت زیادہ زر مبادلہ کما سکتا ہے۔

حکومت گھریلو صنعتوں کے استحکام کے لئے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ضروری تربیت دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ چنانچہ لاہور اور کراچی میں دو تربیتی مراکز پہلے ہی کام کر رہے ہیں۔ اور اب کراچی میں پاکستان اور سویڈن کی حکومتوں نے مشترکہ طور پر ایک انسٹی ٹیوٹ قائم کیا ہے۔ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ مناسب پبلسٹی اور موثر نمائش دوسرے ملکوں میں فروخت کے مراکز اور پاکستانی مصنوعات کو اور معیاری بنانے سے چھوٹی سطح کی صنعتوں کا مستقبل خاصا روشن ہو جائے گا۔ اس سلسلہ میں حکومت فنی مشورہ، خام سامان اور دوسری ضروریات بخوشی مہیا کرے گی۔

فرانس کے نئے دفاعی کمیٹی کی تشکیل

پیرس ۳۱ دسمبر۔ فرانس کی کابینہ نے ریٹائر ہونے والے صدر مسٹر رینے کوٹی کی صدارت میں جو فیصلے کئے ہیں۔ ان کے تحت فرانس کے سارے دفاعی نظام کو نئی شکل دے دی گئی ہے۔ اور نئے صدر منتخب جنرل چارلس ڈیگال کی قیادت میں ایک جامع "دفاعی کمیٹی" قائم کی گئی ہے۔ جو ہنگامی حالات میں ملک کی ساری جنگی قوتوں کو یکجا طور پر حرکت میں لائے گی —— اس سلسلے میں جو سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ جوہری اور نیوکلیئر جنگ کا جو مستقل خطرہ لاحق ہے اس کے مقابلے کے لئے ملک کی ساری دفاعی قوتوں کی از سر نو تنظیم کر دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں فوجی اور سول دونوں شعبوں میں ہم آہنگی بھی قائم کی جائیگی

ملتان میں طیارہ سے اشتہار پھینکے گئے

ملتان ۳۱ دسمبر۔ کل صبح ملتان میں ہوائی جہاز سے اشتہار پھینکے گئے۔ جن میں عوام کو ایک مرتبہ پھر یاد دہانی کرائی گئی ہے کہ بوگس اور مبالغہ آمیز دعاوی کی تصحیح اور متروکہ جائدادوں کے بارے میں حکام کو اطلاع دینے کی آخری تاریخ (۳۱ دسمبر) قریب آ گئی ہے یہ اشتہارات مرکزی وزارت بحالیات کی جانب سے جاری کئے گئے ہیں۔ اور ان میں یہ انتباہ دہرایا گیا ہے۔ کہ مقررہ تاریخ تک جو شخص غلط دعاوی کی تصحیح نہیں کریگا یا متروکہ جائدادوں کے متعلق حکام کو مطلع نہیں کرے گا۔ اسے سات سال تک قید اور جائداد کی ضبطی کی سزا دی جا سکتی ہے۔

کراچی سے مسٹر فاروق کی واپسی

لاہور ۳۱ دسمبر۔ مغربی پاکستان میں بجلی اور پانی کے ترقیاتی ادارہ (واپڈا) واٹر اینڈ پاور ڈیولپمنٹ اتھارٹی) کے صدر مسٹر جی فاروق صوبے میں اس ادارے کے زیر اہتمام منصوبوں کا دو ہفتے تک دورہ کرنے کے بعد لاہور واپس پہنچ گئے۔ آپ نے کراچی میں قیام کے اثنا اعلیٰ حکام سے اس موضوع پر بات چیت کی کہ مزید منصوبے اس ادارے کی تحویل میں دے دئے جائیں۔ مسٹر فاروق نے کراچی جاتے ہوئے ادارے کے ایک رکن مسٹر سیال اور چیف انجینئر مسٹر رشید قاضی کے ہمراہ پنجوکی میں ہائیڈل پروجیکٹ، چوہڑ کانہ اور جڑانوالہ میں اصلاح اراضی کے منصوبوں اور ترمیموں سدھنائی اور پنج ندیں نہروں کے ہیڈ ورکس کا معائنہ کیا۔ اور واپسی پر گدو بیراج دیکھنے گئے۔ جو اسی ادارے کی نگرانی میں مکمل ہو رہا ہے۔

شام لاہور پہنچ کر مسٹر فاروق ادارے کا نیا دفتر دیکھنے گئے۔ جو سول سکرٹریٹ کے قریب "پلیس" میں کھولا گیا ہے۔

مجلس انصار اللہ کی شوریٰ کا اہم فیصلہ

تعمیر فنڈ کے لئے سترہ ہزار روپے کی رقم جلد فراہم کی جائے

(از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ)

مجلس انصار اللہ نے اپنے گزشتہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اپنی شوریٰ میں فیصلہ کیا تھا کہ تعمیر کا کام ایک سال کے اندر اندر پورا ہو جانا چاہیئے۔ اس لئے مجالس نے اپنی یہ ذمہ داری قرار دی تھی کہ وہ اس غرض سے سترہ ہزار روپے کی رقم بہت جلد عطیہ جات کے ذریعہ اکٹھی کر کے وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں گی تاکہ مرکز اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے قابل ہو سکے شوریٰ نے ایک سب کمیٹی اس غرض سے مقرر کی تھی کہ وہ مختلف حلقوں کے لئے رقوم کی تعیین کر دے جسے پورا کرنا ان کا فرض ہو۔ اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ شوریٰ میں پیش کر دی۔ مجلس شوریٰ نے ہر حلقہ کے لئے رقوم مقرر کر دی ہیں جو اس نوٹ کے آخر میں درج کی جا رہی ہیں۔ یہ رقم سترہ ہزار سے کچھ زائد رکھی گئی ہے تاکہ وصولی کے اخراجات کے بعد مرکز کو سترہ ہزار کی رقم ضرور وصول ہو جائے جس سے تعمیر کا کام مکمل کیا جا سکے۔

مجلس انصار اللہ کے دور جدید میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے میری درخواست پر یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر دفاتر انصار اللہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس وقت ہمارے پاس فنڈز موجود نہ تھے۔ اور میں نے محض اللہ تعالیٰ کی امداد پر بھروسہ رکھتے ہوئے حضور کی خدمت میں سنگ بنیاد رکھنے کی درخواست کی تھی جس کے بعد میں نے انصار اللہ کو پکارا۔ میری آواز (من انصاری الی اللہ) کے جواب میں چاروں طرف سے نحن انصار اللہ کا جواب آیا۔ اور مخلصین نے سو سو روپے کے عطیہ جات بھجوا کر مرکز سلسلہ میں اپنے نشیمن کی تعمیر کے لئے سامان مہیا کر دیا۔ اور چند مہینوں کے اندر اندر انصار اللہ کی شایان شان عمارت کھڑی ہو گئی۔ انصار اللہ نے بہت اخلاص کا مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو دنیا و آخرت میں جزائے خیر دے۔

اب دفاتر اور ہال کی تکمیل باقی ہے۔ کارکنان کے کوارٹرز بننے ہیں۔ پانی کی فراہمی کے لئے چھوٹا سا ٹیوب ویل نصب کرنا ہے۔ ان تمام کاموں پر سترہ ہزار روپیہ خرچ کا اندازہ ہے اور جب شوریٰ میں یہ معاملہ پیش ہوا تو مجالس نے اس کام کو ایک سال کے اندر مکمل کرنے کا عہد کیا۔

میں مخلصین کو ایک دفعہ پھر پکارتا ہوں کہ وہ آگے بڑھیں اور اس رقم کو جلد پورا کر دیں تاکہ مرکز آپ لوگوں کی خواہش کے مطابق اس کام کو مکمل کر کے دوسرے مفید کاموں کی طرف جو اس وقت مجلس انصار اللہ سرانجام دے رہی ہے زیادہ توجہ مبذول کر سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ ذیل میں حلقوں کے نام رقم اور فراہمی کے منتظمین کے نام دیئے جاتے ہیں۔ جملہ مجالس سے توقع ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے منتظمین سے پورا تعاون کریں گی تاکہ یہ کام جلد مکمل ہو جائے

نام حلقہ	رقم	منتظم اعلیٰ
کراچی سابق صوبہ سندھ سابق بلوچستان	۷۰۰۰/- روپیہ	زعیم اعلیٰ کراچی چوہدری عبداللہ خانصاحب
لاہور شہر و ضلع	۳۰۰۰/- ″	زعیم اعلیٰ لاہور چوہدری اسداللہ خانصاحب
سیالکوٹ شہر و ضلع	۱۵۰۰/- ″	زعیم اعلیٰ سیالکوٹ مولوی قاسم الدین صاحب
گوجرانوالہ شہر و ضلع	۵۰۰/- ″	″ گوجرانوالہ میر محمد بخش صاحب
ضلع شیخوپورہ	۱۰۰۰/- ″	چوہدری انور حسین صاحب و سید لال شاہ صاحب
ضلع لائل پور	۱۰۰۰/- ″	شیخ محمد احمد صاحب و شیخ محمد یوسف صاحب
ضلع سرگودھا	۱۰۰۰/- ″	مرزا عبدالحق صاحب
ضلع گجرات	۵۰۰/- ″	راجہ علی محمد صاحب
ضلع راولپنڈی	۱۰۰۰/- ″	میاں عطاء اللہ صاحب
ضلع جھنگ	۱۰۰۰/- ″	میاں محمد بشیر احمد صاحب
سابق صوبہ سرحد	۵۰۰/- ″	بابو شمس الدین صاحب و خان خواص خانصاحب
ضلع ملتان سابق بہاولپور، ڈی۔جی خان و مظفر گڑھ	۱۱۰۰/- ″	ملک عمر علی صاحب زعیم اعلیٰ ملتان
ضلع منٹگمری	۵۰۰/- ″	چوہدری محمد شریف صاحب
ضلع کیمبل پور و میانوالی	۲۰۰/- ″	کرنل سلطان محمد خانصاحب
مشرقی پاکستان	۱۰۰۰/- ″	صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب
جہلم	۱۰۰/- روپیہ	مولوی عبدالمغنی صاحب

ایک غیبی تحریک

ہمارے نوجوان دوست توجہ فرمائیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

غالباً ایک ماہ کا عرصہ ہوا میں نے ایک رؤیا دیکھا تھا جس میں مجھے یہ تحریک کی گئی تھی کہ میں نوجوان احمدیوں کو تحقیقی مضامین لکھنے اور اسلام اور احمدیت کی تائید میں علمی لٹریچر تصنیف کرنے کی طرف توجہ دلاؤں۔ چنانچہ اس کی تعمیل میں میرا ایک مضمون الفضل کے جلسہ سالانہ نمبر میں زیر عنوان "سیفؔ کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے" شائع ہوا ہے۔ میں احمدی عزیزوں کو اس نوٹ کے ذریعہ دوبارہ توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ الفضل کے جلسہ سالانہ نمبر میں میرا یہ مضمون غور سے مطالعہ فرمائیں اور پھر حسب توفیق اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں جس کی طرف مجھے اپنی رؤیا میں توجہ دلائی گئی ہے کیونکہ اس زمانہ میں یہی اسلام کی خدمت کا بہترین اور موثر ترین ذریعہ ہے۔

اپنے اس مضمون میں میں نے مثال کے طور پر ستائیس (۲۷) عنوان بھی تجویز کر کے لکھے تھے جن پر آجکل تحقیقی مضامین لکھنے کی ضرورت ہے۔ اب میں ان ستائیس عنوانوں پر ذیل کے عنوانوں کا اضافہ کرتا ہوں۔ احباب ان کو سابقہ عنوانوں کے ساتھ درج کر لیں۔ یہ زائد عنوان یہ ہیں:-

(۲۸) ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت منقولی اور معقولی طریق پر۔

(۲۹) یوم آخر اور بعث بعد الموت۔

(۳۰) جنت و دوزخ کی حقیقت۔

(۳۱) فرشتوں کا وجود اور ان کا کام۔

(۳۲) تناسخ اور اس کے مقابل پر اسلامی تعلیم۔

(۳۳) حضرت مسیح موعود کا کرشن ہونے کا دعویٰ۔

(۳۴) ہندوؤں میں آخری زمانہ میں ایک جگ اوتار کی بعثت کی پیشگوئی۔

(۳۵) حضرت بابا نانک کا روحانی مقام۔

قارئین کرام میرے سابقہ عنوانوں پر مندرجہ بالا آٹھ عنوانوں کا اضافہ فرمالیں۔ مگر یاد رکھیں کہ یہ سب عنوان صرف مثال کے طور پر ہیں اور ان پر حصر نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ وقت اور ماحول کی ضرورت کے مطابق جو مسئلہ بھی سامنے آئے اس کی طرف توجہ دی جائے۔ مگر جو کچھ لکھا جائے تحقیقی رنگ میں لکھا جائے اور جادلھم بالتی ھی احسن کی آیت مدنظر رہے۔

خاکسار

مرزا بشیر احمد

۳۱ر دسمبر ۱۹۵۸ء

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ محترمہ اکثر بیمار رہتی ہیں۔ نیز میری بھانجی بھی بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ کرم ہر دو کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں۔

(شیخ نور الحق محلہ دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ)